بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بیماری کی وجہ سے طواف الزیارت نہیں کیا تو اب کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص وقوفِ عرفہ کرنے کے بعد بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں ایڈمٹ ہوجائے اور طواف زیارت نہ کرے اور ہسپتال میں داخل ہوجائے اور پھر طوافِ زیارت بلکہ کسی بھی قسم کا طواف کئے بغیر وہیں سے ڈائریکٹ اپنے ملک چلا جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر اس کے پاس واپس مکہ شریف جانے کی استطاعت نہ ہو تو کیا کرنا ہوگا؟

## جواب

وقوفِ عرفہ کے بعد طوافِ زیارت حج کا دوسرا رکن ہے اور رکن کے قائم مقام کوئی چیز نہیں ہوسکتی لہذا اس شخص پر پوری زندگی طواف زیارت لازم رہے گا خواہ اس شخص کو دوبارہ حرمین شریفین جانے کی استطاعت ہو یا نہ ہو اور بڑا جانور یا مالی کفارہ وغیرہ کوئی چیز بھی طوافِ زیارت کا متبادل نہیں بن سکتی۔ اگر وہ شخص شادی شدہ ہے تو جب تک طوافِ زیارت نہیں کرتا اپنی بیوی کے قریب بھی نہیں جاسکتا کہ حاجی جب تک طوافِ زیارت نہ کرلے اس معاملے میں اس کا احرام باقی رہتا ہے ہاں اگر مقررہ وقت اور ترتیب پر حلق یا قصر کرلیا ہو تو زوجہ کے ساتھ جنسی تعلقات کے علاوہ احرام کی باقی تمام پابندیاں مثلاً ناخن تراشنا، سلے ہوئے کپڑے پہننا، سر اور چہرہ ڈھانپنا، خوشبو لگانا وغیرہ ختم ہوجاتی ہیں۔

مزید یہ کہ سوال سے واضح ہے کہ ان حاجی صاحب نے طوافِ رخصت بھی نہیں کیا اور اپنے ملک آ گئے لہذا طوافِ رخصت چھوڑ دینے کی وجہ سے ان پر ایک دم واجب ہے نیز اگر حج کی سعی وقوفِ عرفہ سے پہلے طوافِ قدوم کے بعد کرلی تھی تو ٹھیک ورنہ سعی ترک کرنے کے سبب بھی مزید ایک دم لازم ہوگا کیونکہ حج کی سعی حج کے بعد کرنی ہو تو وہ طواف الزیارہ کے بعد ہی ہوسکتی ہے اور اس نے کوئی طواف نہ کیا اور سعی کا ترک بھی پایا گیا، پھر اگر یہ حاجی صاحب واپس جاکر (واپس کس طرح جانا ہے، اس کی تفصیل آگے ہے) طوافِ زیارت ادا کرنے کے بعد حج کی سعی بھی کرلیتے ہیں اور طوافِ رخصت بھی ادا کرلیتے ہیں تو طوافِ رخصت اور حج کی سعی کی وجہ سے لازم آنے والے دم ساقط ہوجائیں گے۔

واضح رہے کہ طوافِ زیارت کا اکثر حصہ 12 ذوالحجہ کی غروبِ آفتاب سے پہلے ہونا حج کے واجبات میں سے ہے اور اس کے ترک پر دم لازم آتا ہے البتہ اگر عذر مثلاً حیض ونفاس یا بیماری وغیرہ کسی عذر کے سبب تاخیر کی تو دم لازم نہیں ہوگا لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر وہ حاجی صاحب بیماری کے سبب 12 کی غروبِ آفتاب تک طوافِ زیارت کرنے پر قادر نہ تھے اور نہ ہی کوئی ایسا تھا جو ان

کو طواف کرادیتا تو ان پر تاخیر کا دم لازم نہیں لیکن اگر وہ بارہ کی غروب سے اتنا پہلے ٹھیک ہو چکے تھے کہ غروب سے پہلے طوافِ زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار چکر ادا کر سکتے تھے لیکن ایسا نہ کیا یا ٹھیک تو نہیں ہوئے تھے لیکن وہاں کوئی ایسا شخص تھا جس نے ان کو طواف کرانے کی ذمہ داری لی تھی، پھر بھی طواف نہ کیا تو اب بلا عذر تاخیر کے سبب ان پر ایک دم لازم ہو گا اور یہ دم کسی صورت ساقط نہیں ہو سکتا۔

اپنے سوال کا مکمل جواب جان لینے کے بعد یہاں یہ بات لازمی یاد رکھیں کہ یہ شخص جب بھی طوافِ زیارت کے فرض سے سبکدوش ہونے کے لئے مکہ مکرمہ جائے گا تو حج یا عمرہ کا نیا احرام پہنے بغیر ہی جائے گا کیونکہ وہ ازدواجی تعلقات کی پابندی کے لحاظ سے ابھی بھی احرام میں ہے، اب اگر وہ میقات سے احرام باندھتا ہے تو یہ احرام پر احرام باندھنا ہو گا جو کہ خود ایک خلاف ورزی ہے لہذا طوافِ زیارت کی ادائیگی کے لئے یہ شخص عام لباس میں ہی مکہ مکرمہ حاضر ہو گا۔

شرح مختصر طحاوی میں ہے: ”وان رجع الی اھله فھو محرم من النساء ابداً فیعود الی مکة بذلك الإحرام ولا یحتاج الی احرام جدید فیطوف طواف الزیارة و طواف الصدر و علیه لتاخیر طواف الزیارة عن ایام النحر دم“ ترجمہ: اگر کوئی طوافِ زیارت کئے بغیر اپنے ملک واپس آگیا تو وہ بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلقات کے لحاظ سے ہمیشہ احرام کی پابندی میں رہے گا اور اسے اسی احرام کے ساتھ واپس مکہ جائے گا، نئے احرام کی حاجت نہیں پھر وہ وہاں طوافِ زیارت و رخصت ادا کرے گا اور اس پر ایامِ نحر سے طوافِ زیارت مؤخر کرنے کے سبب دم لازم ہو گا۔ (شرح مختصر الطحاوی للاسبیجابی، ج 2، ص 718، مطبوعہ کوئٹہ)

مناسک ملا علی قاری میں ہے: ”ولو ترک الطواف کله او طاف اقله و ترک اکثرہ ای ورجع الی اھله فعلیه حتماً ای وجوباً اتفاقاً ان یعود بذلک الاحرام و یطوفه ای لانه محرم فی حق النساء ولا یجوز احرام العمرة علی بعض افعال الحج من الطواف و السعی ولو بعد الحلق من التحلل الاول ولا یجزئ عنه ای عن ترک الطواف الذی ھو رکن الحج کله او اکثرہ البدل و ھو البدنة لانه ترک رکناً فلا یقوم مقامه غیرہ بل یجب الاتیان بعینه لا یجزئ عنه البدل اصلاً ای سواء عاد الی اھله او لم یعد“ یعنی کسی نے طوافِ زیارت مکمل چھوڑ دیا یا اکثر حصہ چھوڑ دیا اگرچہ اقل حصہ کیا اور اپنے ملک لوٹ آیا تو اس پر بالاتفاق واجب ہے کہ اسی احرام کے ساتھ مکہ واپس جائے اور طواف کرے کیونکہ بیوی کے معاملات میں اس پر اب بھی احرام کی پابندیاں باقی ہیں اور اسے بعض افعالِ حج یعنی طوافِ زیارت و سعی باقی ہونے کی بنا پر عمرے کا احرام باندھنا جائز نہیں اگرچہ کہ حاجی حلق یعنی تحلل اول کر چکا ہو اور کوئی چیز مثلاً بڑا جانور وغیرہ حج کے رکن طواف زیارت کے قائم مقام نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے رکن چھوڑا ہے اور رکن کے قائم مقام کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی بلکہ طوافِ زیارت کرنا ہی لازم ہو گا اور کوئی بھی دوسری چیز طوافِ زیارت کا قطعاً بدل نہیں بن سکتی خواہ حاجی اپنے ملک روانہ ہو گیا ہو یا نہیں۔ (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، ص 490، مطبوعہ مکہ مکرمہ)

حج کا کوئی واجب عذر کے سبب چھوڑنے پر کفارہ لازم آنے سے متعلق مناسک ملا علی قاری اور حیات القلوب میں ہے: واللفظ للاوّل ”ویستثنی من ھذا الکلیّ و ھو لزوم الجزاء بترک کلّ واجب۔۔۔ ترک الواجب ای جنسه بعذر ای معتبر شرعاً قال فی البدائع: ان الواجبات کلّھا ای فضلاً عن بعضھا و المعنی کلا منھا ان ترکھا لعذر لا شیء علیه لان الضرورات تبیح

المحظورات ومماصرّحوااى بقيّة العلماء بثبوت العذرفيه اى وبترك وجوب الجزاء عليه۔۔۔**تاخیر طواف الزیارۃ عن ایامہ ای عند الامام لحیض اونفاس وکذا الحبس اومرض ولم یوجد لہ حامل اولم یتحمّل الحمل**" ترجمہ: ہر واجب کے ترک پر کفارہ لازم آنے کے حکم سے چند صورتیں مستثنی ہیں ایک یہ کہ عذرِ شرعی کے سبب حج کے کسی واجب کا ترک کیا ہو جیسا کہ بدائع میں کہا کہ بعض واجبات کا ترک تو ایک طرف اگر حج کے تمام واجبات بھی عذرِ شرعی کی بنا پر ترک کیے تو کفارہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ ضرورت، ممنوع کام کو کچھ وقت کے لیے مباح کردیتی ہے اور فقہائے کرام نے جن صورتوں میں عذر شرعی کے سبب ترکِ واجب پر کفارہ لازم نہ آنے کی صراحت کی ہے، **ان میں سے ایک طواف زیارت کو ایامِ قربانی سے موخر کرنا ہے جبکہ یہ موخر کرنا حیض یا نفاس کے سبب ہو یونہی گرفتاری کے سبب یا کسی بیماری کے سبب جبکہ** کوئی اٹھا کر طواف کرانے والا نہ ہو یا کوئی اٹھا کر طواف کرانے کی ذمہ داری نہ اٹھاتا ہو۔(المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، صفحہ 101-103، مطبوعہ مکہ مکرمہ، ملتقطاً)(حیاۃ القوب بزیارۃ المحبوب، ص 10-11، مخطوط)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے، اس کے سات پھیرے کیے جائیں گے، جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے سات کرنا واجب۔"(بہار شریعت، ج 1، حصہ 6، ص 1144، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12328

تاریخ اجراء: 02 محرم الحرام 1444ھ/01 اگست 2022ء